ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

منتخب ملفوظاتِ چشت میں معاملات کی مباحث کا تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Transactional Discourses in Selected Malfūẓāt of the Chishtī Order

Aftab Ahmed
PhD Research Scholar (MIU Nerian Sharif AJ&K)
E-mail: aachs512@gmail.com
Dr. Muhammad Ashfaq
HOD Department of Islamic Studies, MIU Nerian Sharif AJ&K
Syed Abaid-Ur-Rehman Abid
PhD Research Scholar (MIU Nerian Sharif AJ&K)
E-Mail: syedabaidurrehman@gmail.com

Abstract

This article discusses the discussions on moral conduct and behavior from the selected books of sayings of Chishti Sufi saints, may Allah have mercy on them. So that a servant can benefit from them and try to mold his worldly character according to the way of the Prophet Muhammad (ﷺ). A servant's relationship with Allah is strengthened through worship, and his relationship with other servants is strengthened through good conduct and behavior. The great purpose of the Prophet Muhammad's (ﷺ) mission was also to fulfill these two things. It was this aspect of conduct that the Prophet's behavior and way of life were described as "uswa-e-hasanah" (beautiful example). Similarly, among those who benefited from the Prophet's teachings, the scholars and mystics, may Allah have mercy on them, do not need any introduction. The great mystics of the Muslim Ummah, may Allah have mercy on them, molded their character in such a way that not only their own followers but also outsiders were influenced by their teachings. Such respected mystics whose gatherings were attended by people in large numbers, and who molded their character, among them the role of Chishti Sufi saints, may Allah have mercy on them, is commendable and worth emulating. This article primarily explains the discussions on moral conduct and behavior mentioned in the sayings of Hazrat Khwaja Usman Harooni, Hazrat Khwaja Moinuddin Chishti Ajmeri, Hazrat Khwaja Qutbuddin Bakhtiar Kaki, Hazrat Khwaja Baba Fariduddin Masood Ganjshakar, Hazrat Khwaja Nizamuddin Auliya Badayuni, and Hazrat Khwaja Nasiruddin Chiragh Dehlvi.

Keywords: *Chishti, Majalis, Malfoozat, Muamlat, , Hazrat, Khwaja.*

تمہید

بندے کا تعلق اللہ رب العزت کی ذات کے ساتھ عبادات کے ذریعے مستحکم ہوتا ہے۔ اور بندوں کے ساتھ معاملات و حسنِ معاشرت کے ساتھ مستحکم ہوتا ہے۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا عظیم مقصد بھی ان ہی دو امور کی کماحقہ تکمیل کرنا تھا۔ یہ معاملات کا پہلو ہی تھا کہ نبی پاک ﷺ کے رویہ اور طرزِ معاشرت کو اسوہ حسنہ کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ اسی طرح نبوی تعلیمات سے فیض حاصل کرنے والوں میں علماء و مشائخ کرام علیہم الرحمہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ امتِ مسلمہ کے جلیل القدر مشائخ اولیاءِ کرام علیہم الرحمہ نے اپنے اسوہ کو اس طرز پر ڈھالا کہ اپنے تو اپنے غیر بھی ان کی طرف دوڑے چلے آتے رہے۔ ایسے باوقار اولیاء کرام جن کی مجالس میں لوگ جوق در جوق حاضری دیتے اور اپنے کردار کو سنوارتے، ان اولیاء کرام میں چشتی صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کا کردار قابلِ تعریف و قابلِ تقلید ہے۔ اس مقالہ میں منتخب چشتی صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کے ملفوظات میں سے معاملات کی مباحث کو زیرِ بحث لایا گیا ہے تاکہ ان سے فائدہ اٹھا کر ایک بندہ اپنے دنیاوی کردار کو رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر ڈھالنے کی کوشش کرے۔ یہ مقالہ بنیادی طور پر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں بیان کی گئی معاملات کی مباحث کو واضح کرتا ہے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے معاملات کا بیان

عورتوں کی فرمانبرداری

عورتوں کی فرمانبرداری کے بارے گفتگو ہو رہی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا کہ جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے وہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہمراہ بہشت میں داخل ہو گی۔[1]

اس کے بعد فرمایا کہ جس عورت کو خاوند بستر پر طلب کرے اور وہ نہ آئے تو اس کی تمام نیکیاں دور ہو جاتی ہیں اور وہ ایسی صاف رہ جاتی ہے جیسے سانپ کینچلی اتار کر اور اس کے شوہر کی طرف سے اس کے ذمے اس قدر بدیاں ہو جاتی ہیں کہ جنگل کی ریت اور اگر وہ عورت مر جائے اور شوہر اس سے راضی نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ کے ساتوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر عورت سے خاوند راضی ہو اور عورت وفات پا جائے تو اس کے لیے بہشت کے 70 درجے قائم ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے تنبیہ میں لکھا دیکھا ہے کہ جو عورت خاوند سے ترش روئی سے پیش آئے اور اس کی طرف نہ دیکھے تو اس کے اعمال نامے میں آسمان کے ستاروں کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں پھر فرمایا کہ اگر خاوند کی ناک کے ایک نتھنے سے خون جاری ہو اور دوسرے سے ریجہ (پیپ) اور عورت اسے زبان سے صاف کرے تو بھی خاوند کا حق ادا نہیں ہوتا۔ پس اے درویش! اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ حکم فرماتے ہیں کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔[2] حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا :

لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا[3]

ترجمہ: اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

بچوں کو مارنے کی ممانعت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی مجلس میں لڑکوں کی بری خصلتوں کے متعلق ذکر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب لڑکے روتے ہیں تو لعنتی شیطان ان کا کان اینٹھتا ہے تب وہ روتے ہیں پس جو والدین اپنے بچوں کو مارتے ہیں، ان کے نام گناہ لکھا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ چھوٹا بچہ نہیں روتا تاوقتیکہ اس کو شیطان نہ ستائے لیکن بچہ روئے تو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہنا چاہیے تاکہ تمہیں خوشخبری ہو اور وہ رونے سے باز رہے۔[4]

عالموں کا حسد

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مجلس میں فرمایا کہ عالموں کا حسد اچھا نہیں خصوصاً مسلمان کے لیے بعض عالموں کا قول ہے کہ حسد دل سے نکال دینا چاہیے جب حسد کو دل سے نکال دیں گے تو بہشت میں جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ عالموں کا حسد زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا کی بابت حسد نہیں کرتے بلکہ ایک ایسی چیز کی نسبت حسد کرتے ہیں جس کے دیکھنے میں نقصان نہیں۔[5]

آخری زمانہ میں عالموں کی بے قدری

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مجلس میں عالموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ جب آخری زمانہ آئے گا امیر زبردست ہو جائیں گے اور عالم روزی کمانے کی خاطر محنت و مشقت کریں گے اور جہان میں فساد برپا ہو گا اور زمینوں اور پہاڑوں میں ان پر عیش تنگ ہو جائے گی۔

پھر فرمایا کہ امیر لوگ زبردست ہو جائیں گے اور عالم لوگ عاجز، پھر خداوند تعالیٰ خلقت سے اپنی برکت اٹھائے گا اور شہر ویران ہو جائیں گے اور دین میں فساد واقع ہو گا۔ پس تمہیں یاد رہے کہ وہ لوگ اہل دوزخ ہیں۔[6]

---

[1]۔ الطبرانی، سلیمان بن احمد، ابو القاسم، المعجم الاوسط، ناشر دار الحرمین قاہر، مصر، سن اشاعت، 1410ھ، جلد 1، صفحہ 279، حدیث 972

[2]۔ اجمیری، معین الدین، خواجہ، انیس الارواح (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2006، صفحہ 13

[3]۔ ترمذی، محمد بن عیسی، ابو عیسی، جامع ترمذی، ناشر المکتبۃ الرحمانیہ لاہور، سن اشاعت 1994ء، جلد 2، صفحہ 386، حدیث 1162

[4]۔ انیس الارواح (اردو ترجمہ)، صفحہ 31

[5]۔ ایضاً، صفحہ 31

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے معاملات کا بیان

والدین کو نظر محبت سے دیکھنا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو سوموار کے روز اپنے مرشد گرامی خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی دولت نصیب ہوئی۔ شیخ جلال الدین تبریز[7]، شیخ محمد اوحد چشتی اور دوسرے بزرگ حاضر خدمت تھے اور بات اس بارے میں ہو رہی تھی کہ پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت میں داخل ہے۔ بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ ان پانچوں میں سے پہلی یہ ہے کہ اپنے والدین کے چہرے کو محبت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو فرزند اللہ تعالیٰ کی دوستی اور محبت کی خاطر اپنے والدین کا چہرہ دیکھتا ہے اس کے نامہ اعمال میں مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک فاسق اور بدکار جوان فوت ہوا تو اسے خواب میں دیکھا کہ حاجیوں کے ساتھ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ لوگوں کو تعجب ہوا۔ سبب دریافت کیا، کہا میری بڑھیا ماں تھی جب میں گھر سے نکلتا اسکے قدموں پر سر رکھ دیتا۔ ماں دعا دیتی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخشے اور حج کا ثواب تیرے نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور مجھے بخش دیا، اب میں حاجیوں کے ساتھ بہشت میں ٹہل رہا ہوں۔[8]

نیک و بد صحبت

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اس وقت بہت سے بزرگ اور اصحاب سلوک حاضر تھے اور بات نیک صحبت کے بارے میں ہو رہی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے "الصحبة توثر" یعنی صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے، اگر کوئی برا شخص نیکوں کی صحبت اختیار کرے تو امید ہے کہ وہ نیک ہو جائے گا اور نیک شخص بدوں کی صحبت میں بیٹھے تو بد ہو جائے گا، کیونکہ جس کسی نے کچھ حاصل کیا صحبت سے حاصل کیا اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ نیکوں سے حاصل ہوئی۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی برا شخص کچھ عرصہ نیکوں کی صحبت میں رہے تو ضرور ان کی صحبت کا اثر اس میں ہو جائے گا اور وہ نیک ہو جائے گا اور اگر نیک شخص بدوں کی صحبت میں بیٹھے تو ان کی صحبت کا اثر اسے بد کر دے گا۔ پھر اسی موقع کے مناسب فرمایا کہ سلوک کے ضمن میں آیا ہے نیکوں کی صحبت ایک سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت بد کام سے بری ہے۔[9]

علماء اور مشائخ کو محبت سے دیکھنا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ علماء و مشائخ کے آداب سے متعلق گفتگو فرما رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص علماء کی طرف دیکھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اس کے لیے بخشش مانگتا رہتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جس دل میں علماء و مشائخ کی محبت ہو، ہزار سال کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے، اگر وہ اسی اثناء میں مرجائے تو اسے علماء کا درجہ ملتا ہے اور اس مقام کا نام علیین[10] ہوتا ہے۔ پھر یہ حکایت بیان فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی

---

[6]۔ ایضاً، صفحہ 13

[7]۔ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ چشتیہ کے بزرگوں میں سے ہوتا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھے، اپنے مرشد کی وفات کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اتنی خدمت کی کہ کسی دوسرے کو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک 642ھ میں ہوا، آپ اخلاق حمیدہ اور اوصاف ستودہ اور صفات پسندیدہ کے مالک تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز اشراق پڑھ کر سو جاتے اور نماز عشاء کے بعد مراقبہ کرتے، آپ کا مزار مبارک دیو محل بندر (سہلٹ) میں مرجع خلائق ہے۔

[8]۔ کاکی، قطب الدین بختیار، خواجہ، دلیل العارفین (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادر زار دو بازار لاہور، سن اشاعت 2006ء، صفحہ 19

[9]۔ ایضاً، صفحہ 39

[10]۔ علیین کا معنیٰ ہے بہشت کا سب سے اونچا درجہ، فردوس بریں کا سب سے اعلیٰ مقام، اسفل السافلین کی ضد، علیین جنت کا ایک ایسا اونچا مقام ہے جہاں پر نیک لوگوں کی روحیں قیامت تک تشریف فرما ہوں گی۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

تھاجو علماء اور مشائخ کو دیکھ کر از روئے حسد منہ پھیر لیتا تھا، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کا رخ قبلہ کی طرف کرنا چاہا لیکن نہ ہوا، غیب سے آواز آئی اس کو کیوں تکلیف دیتے ہو اسنے دنیا میں علماء اور مشائخ سے روگردانی کی ہے، اس لئے ہم اپنی رحمت سے اس کا منہ پھیر دیتے ہیں اور قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اس کا حشر کریں گے۔[11]

قہقہہ کی مذمت

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قہقہہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے، گورستان میں ہنسنے کی ممانعت آئی ہے، کیونکہ وہ عبرت کی جگہ ہے نہ کہ لہو بازی کی۔ سرور دوعالم ﷺ نے خبر دی ہے کہ جب کوئی قبرستان میں گزرتا ہے، اس سے مردے کہتے ہیں کہ "اے غافل! اگر تجھے یہ معلوم ہوتا کہ مجھے کیا درپیش ہے تو تیرے جسم کا گوشت پوست گر جاتا۔"[12]

زہد و قناعت

حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے زہد و قناعت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ دہلی کے پیر و مرشد تھے۔ بادشاہ ان کا حد درجہ معتقد تھا لیکن آپ نے اس تعلق کو کوئی اہمیت نہ دی۔ امراء جو نذر سرکار غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ میں پیش کرتے تھے، اسی وقت فقراء میں تقسیم کر دی جاتی تھی۔ ابتدائی دور میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ باغ اور پن چکی کی آمدنی سے گزر بسر کرتے تھے، ترک دنیا کے بعد آپ کے ساتھ تیر کمان اور چقماق رہتا تھا، شکار کے گوشت پر بسر اوقات ہوتی تھی۔[13]

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے معاملات کا بیان

کمالیت چار چیزوں میں ہے

آپ کے شاگر حضرت علامہ مولانا شیخ فرید الدین ایک موقع پر فرماتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل سلوک اپنی خصلتوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ آدمی کی کمالیت ان چار چیزوں یعنی کم کھانے، کم سونے، کم بولنے اور خلقت سے کم میل جول رکھے، میں ہے۔[14]

مجلس میں بیٹھنے کے آداب

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں آنے اور پیر کی خدمت میں باادب بیٹھنے کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے، تو فرمایا کہ جب کوئی شخص مجلس میں آئے تو جہاں خالی جگہ دیکھے وہیں بیٹھ جائے کیونکہ آئندہ جگہ بھی اس کی وہی ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایک مرتبہ دعا گو اجمیر میں شیخ معین الدین حسن سنجری[15] کی خدمت میں مولانا صدرالدین کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، مولانا صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک مقام پر بیٹھے ہوئے تھے اور ارد گرد صحابہ کرام

[11] ۔ دلیل العارفین (اردو ترجمہ)، صفحہ 21

[12] ۔ شارب، ظہور الحسن، ڈاکٹر، معین الہند، ناشر زاویہ پبلیشرز دربار مارکیٹ لاہور، سن اشاعت 2003ء، صفحہ 114

[13] ۔ نظامی، شبیر حسن، سیرت پاک خواجہ معین الدین چشتی المعروف خواجہ غریب نواز، ناشر عظیم اینڈ سنز پبلیشرز دربار مارکیٹ لاہور، سن اشاعت 2001ء، صفحہ 95

[14] ۔ فرید الدین مسعود گنج شکر، خواجہ، فوائد السالکین (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادرز دربار مارکیٹ لاہور، سن اشاعت 2006ء، صفحہ 5

[15] ۔ حضرت خواجہ معین الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کو ہی شیخ معین الدین حسن سنجری کہتے ہیں، یہ سنجری ان کے علاقے کا نام ہے جس وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ سنجری کا اضافہ ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی باہر سے آئے، ایک نے اس حلقہ میں جگہ پائی وہ وہیں بیٹھ گیا، دوسرا جس نے اس حلقہ سے باہر جگہ دیکھی وہ وہیں بیٹھ گیا اور تیسرے نے جب جگہ نہ پائی تو واپس چلا گیا اسی وقت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے حلقہ میں جگہ پائی ہے اس کو ہم نے اپنی پناہ میں لے لیا اور جو حلقے سے پیچھے بیٹھا ہے۔ ہم اس سے بہت شرمندہ ہیں اور قیامت کے دن ہم اسے رسوا نہیں کریں گے اور تیسرا جو چلا گیا ہے وہ ہماری رحمت سے دور ہو گیا اور محروم رہا۔ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی جو شخص چلا گیا اگر وہ نہ چلا جاتا تو کیا کرتا؟ خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان مجلس میں جہاں جگہ پائے بیٹھ جائے اور اسی جگہ بیٹھا رہے کیونکہ آئندہ جگہ بھی وہی ہوتی ہے یا حلقہ کے پیچھے بیٹھ جائے لیکن ہر حال میں دائرہ کے درمیان نہ بیٹھے۔ اس واسطے کہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث میں ہے کہ ابو اللیث سمرقندی[16] کی تنبیہ میں لکھی گئی ہے کہ جو مجلس کے درمیان میں بیٹھا ہے وہ لعنتی ہے۔[17]

دولتِ دنیا اور محبت الٰہی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل سلوک کا قول ہے کہ اگر درویش دولت مندی کو چاہے تو دولت مند سے محبت کرے اور اگر محبت الٰہی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے تو اپنی خواہشوں سے ناامید ہو جائے۔ تب کہیں ان مقامات کو حاصل کر سکے گا اور اگر ایسا نہ کرے گا تو اسکا کام بگڑ جائے گا۔[18]

عذاب الٰہی کو دعوت

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جانوروں کو بے رحمی سے مارنا عذاب خداوندی کو دعوت دیتا ہے۔ مومن موت، فقیری اور بیماری کو عزیز رکھتا ہے جس میں خدا کا خوف ہوتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں۔[19]

امراء وسلاطین سے نذرانہ قبول کرنے سے انکار

مسالک السالکین میں ہے کہ ایک مرتبہ سلطان شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ کا وزیر چھ گاؤں کا فرمان اور ایک کشتی اشرفیوں کی لے کر حاضر خدمت ہوا کہ حضرت سلطان نے خدام آستانہ کے لیے یہ نذرانہ بھیجا ہے اور عاجزی کے ساتھ عرض کیا ہے کہ حضور اس حقیر نذرانہ کو قبول فرما کر عزت افزائی فرمائیں۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ یہ کام تو میرے پیروں نے بھی نہیں کیا جاؤ اسے واپس لے جاؤ، اگر میں نے یہ نذر قبول کر لی تو قیامت کے دن ان کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ وزیر نے ہر چند منت سماجت کی مگر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بات نہ سنی۔[20]

حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے معاملات کا بیان

میزبانی کے آداب

---

[16] ۔امام ابو اللیث سمرقندی ازبکستان کے شہر سمرقند میں پیدا ہوئے جسے عربی میں سمران کہا جاتا ہے یہ مشہور شہر ماوراء النہر کے نام سے معروف ہے اس کی مساجد اور مدارس آج بھی اس کی روشن تاریخ اور شہرت پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ کا نام نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم ہے۔ آپ مفسر، محدث، فقیہ، حافظ، مشہور عابد وزاہد، صوفی اور ائمہ احناف میں سے ہیں، فقیہ اور امام الھدیٰ کے لقب سے ملقب ہیں، اپنے اصل نام سے زیادہ اپنی کنیت ابو اللیث سمرقندی سے مشہور ہیں۔ آپ نے کثیر کتب تصنیف کیں اور کثیر متلاشیان علم نے اکتساب فیض کیا۔ آپ کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے۔ امام ذھبی نے سیر اعلام النبلا میں اس بات کو ترجیح دی ہے کہ آپ کا وصال 375 ھ میں ہوا۔

[17] ۔فوائد السالکین (اردو ترجمہ)، صفحہ 11

[18] ۔ایضاً، صفحہ 27

[19] ۔نظامی، شبیر حسن، سیرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، ناشر عظیم اینڈ سنز پبلیشرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2002ء، صفحہ 149

[20] ۔ایضاً، صفحہ 62

حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ"ساقی القوم اخرھم"[21] یعنی جو لوگوں کو پانی پلائے اسے سب سے بعد پینا چاہیے۔اسی طرح کھانا کھلائیں،واجب ہے کہ خادم پہلے نہ کھانا کھائے،پھر فرمایا کہ میزبان کو واجب ہے کہ خود مہمان کے ہاتھ دھلائے اس میں حکمت یہ ہے کہ پہلے اپنے ہاتھ دھو کر پاک کرے۔ تاکہ دوسرے کے ہاتھ دھلانے کے قابل ہو جائے،لیکن پانی پلاتے وقت پہلے خود نہ پیئے بلکہ پہلے اوروں کو پلائے اور بعد میں آپ پیئے۔

پھر فرمایا کہ اے درویش!ایک شخص جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہاتھ دھلانے کے لیے پانی لایا اور بیٹھ گیا۔خواجہ صاحب اٹھ کھڑے ہوئے،وجہ پوچھی تو فرمایا کہ چونکہ تم بیٹھ گئے ہو،اب مجھے واجب ہے کہ میں اٹھ کھڑا ہوں،مطلب یہ کہ ہاتھ دھلانے والے کو واجب نہیں کہ وہ بیٹھے،کیونکہ خلاف ادب ہے۔[22]

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مہمان

حضرت خواجہ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بطور مہمان وارد ہوئے تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ دھلائے۔[23]

اس سے ثابت ہوا کہ میزبان کو چاہیے کہ وہ کھانے سے پہلے مہمان کے ہاتھ خود دھلائے اور اس کی مکمل تواضع کرنے میں کسر نہ رہے۔

اسراف

حضرت خواجہ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے مولانا سید بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ[24] نے پوچھا کہ یا حضرت!اسراف کسے کہتے ہیں؟اور اس کی حد کیا ہے،شیخ الاسلام نے فرمایا کہ بے سوچے سمجھے اور خلافِ رضائے خدا جو کچھ خرچ ہو وہ سب اسراف ہے اور جو رضائے الٰہی کے موافق ہو وہ اسراف نہیں ہے۔[25]

دکھ اور تکلیف کے وقت کا عمل

حضرت خواجہ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب بندے پر دکھ اور تکلیف آئے تو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ یہ کس وجہ سے آئی ہے؟کہاں سے ہے؟ اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔جو شخص ہمہ وقت عبادت میں رہتا ہے اسے کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچتی۔اسے یہ تکلیف اس لیے نہیں پہنچی کہ اس کی رسی دراز کر دی گئی ہوتی ہے بلکہ اسے یہ تکلیف اس لیے پہنچتی ہے کہ اسے ایسے کاموں سے روکا جاتا ہے جو ذلت وخواری کا سبب ہوتے ہیں۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر میرے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے تو میں معلوم کر لیتی ہوں کہ مجھے یہ کانٹا کس وجہ سے لگا ہے۔مزید فرمایا کہ جب لوگ مصیبت میں صبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔درد اور تکلیف اچھی چیز ہے یہ انسان کو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:جب خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بخار،درد یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہو جاتے تو اس دن بطور شکرانہ ہزار نوافل ادا کرتے۔[26]

---

[21]۔ القزوینی، محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ناشر المکتبۃ الرحمانیہ، لاہور، سن اشاعت 2009ء، باب ساقی القوم آخرھم شربا، حدیث 3434

[22]۔ بدرالدین محمد اسحاق، خواجہ، اسرار الاولیاء (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2006ء، صفحہ 36

[23]۔ ایضاً، صفحہ 36

[24]۔ حضرت مولانا سید بدرالدین اسحٰقؒ کی ولادت 601ھ میں دہلی میں ہوئی۔آپ کا سلسلہ نسب پندرہ واسطوں سے حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔حضرت مولانا سید بدرالدین اسحٰقؒ بن حضرت سید علی المعروف پیر باباؒ، شیوخ العالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے خلیفہ خاص اور داماد تھے۔حضرت مولانا سید بدرالدین اسحٰقؒ نے ابتدائی تعلیم دہلی کے نامور علماء سے حاصل کی اور جلد ہی ہر قسم کے علوم ظاہری و باطنی پر حاوی ہو گئے۔ حضرت مولانا سید بدرالدین اسحٰقؒ نے قدیم جامع مسجد پاکپتن شریف کو اپنا آخری مسکن بنایا اور وہیں 7 جمادی الثانی 667ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ جہاں عالم علوم ربانی، کاشفِ اسرار نہانی حضرت سید مولانا بدرالدین اسحٰق کی تصانیف بھی موجود ہیں۔

[25]۔ بدایونی، محمد نظام الدین اولیاء، محبوب الٰہی، خواجہ، راحت القلوب (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2006ء، صفحہ 23

[26]۔ قادری، غلام حسن، حیات الفرید، ناشر اکبر بک سیلرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2009ء، صفحہ 240

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءبدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے معاملات کا بیان

اوروں کی پسندیدگی کا خیال

حضرت خواجہ محمد نظام الدین اولیاءرحمۃ اللہ علیہ سلوک کے اصولوں کے متعلق گفتگو فرمارہے تھے،اس موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ[27] کی خدمت میں آیااور مرید ہو کر خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کا منتظر تھا۔کہ اب مجھے نماز یا ورد بتلاتے ہیں۔خواجہ صاحب نے صرف کہا کہ جو بات اپنے لیے پسند نہیں کرتا اوروں کے لیے بھی پسند نہ کر اوراپنے لیے اسی بات کی خواہش کر جس کی اوروں کے لیے خواہش کرتا ہے۔مدت بعد جب وہ شخص پھر حاضر ہوا تو عرض کی کہ میں فلاں روز آپ کا مرید ہوا تھااور منتظر ہوا کہ آپ مجھے نماز یا ورد کی بابت فرمائیں گے لیکن آپ نے کچھ نہ بتایا اب بھی اسی بات کا منتظر ہوں خواجہ صاحب نے فرمایا اس روز میں نے کہا تھا کہ جو بات اپنے لیے پسند نہیں کرتا وہ دوسرے کے لیے بھی نہ کر اور اپنے لیے اس بات کی خواہش کر جس کی اوروں کے لیے کرتا ہے چونکہ تو نے پہلا سبق یاد نہیں کیا میں دوسرا سبق کس طرح سکھلاؤں؟[28]

فقراءاور معاملاتِ لین دین

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءبدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں فقراء کے معاملات اور لین دین کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو فرمایا کہ شیخ بدرالدین اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو شطرنجی دے کر فرمایا کہ بازار جاکر فروخت کر آؤ اور ساتھ ہی فرمایا کہ درویشانہ طور پر بیچنا،پوچھا اس کا کیا مطلب؟فرمایا:جو ملے سو لے آنا۔[29]

ذکرِ اطوار

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءبدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اطوار کے متعلق گفتگو شروع فرمائی تو فرمایا کہ اطوار تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱)حسی۔(۲)عقلی۔(۳)قدسی۔

حسی جیسے کھانا سونگھنا وغیرہ جو حس سے معلوم ہوتے ہیں۔عقلی دو قسم کے ہوتے ہیں کسبی اور بدیہی،لیکن جو عالم قدس میں پہنچ چکا ہو وہ کسی کو بدیہی جانتا ہے،پھر فرمایا کہ بدیہی علم قدس نہیں یہ اولیاء اور انبیاء کا کام ہے۔اسکے بعد فرمایا کہ اس شخص کی علامت کیا ہوتی ہے جس پر عالم قدس کا دروازہ کھلا ہو یہی ہے اس شخص کے بارے میں جس پر عقل کا دروازہ کھلا ہو اور اس پر بدیہی یا کوئی اور بات ظاہر ہو جائے تو اس سے اسے فرحت حاصل ہوتی ہے اور علم قدس کی راہ نہیں ملتی۔[30]

تارک الدنیا

---

[27]۔نام شمس الدین محمد،پیدائش 1125ء میں ہوئی۔حافظ قرآن تھے اس لئے حافظ شیرازی سے معروف ہوئے۔اپنے والد ماجد بہاؤالدین سے سن کر قرآن پاک حفظ کیا اور شیخ ابن عربی،شیخ سعدی،مولانا رومی،نظامی گنجوی،افضل الدین خاکی،حسین بن منصور حلاج اور شیخ فریدالدین عطار جیسے بڑے شعراء کا کلام بھی یاد ہو گیا تھا۔بلاشبہ وہ غضب کا حافظہ رکھتے تھے،کہتے ہیں کہ اکیس سال کی عمر میں ایک خاتون سے عشق ہوا،اکیس سال کی عمر میں فریدالدین عطار سے ملاقات بھی ہوئی اور ان کی شاگردی اختیار کی،درباری بھی رہے جس سے شہرت میسر آئی،ملک کی ناگوار حالت کے تحت اصفہان ہجرت کر گئے۔باون سال کی عمر میں شاہی دعوت پر واپسی اختیار کی۔ان کی شاعری پانچ سو غزلوں،بیالیس رباعیات اور کچھ قصائد پر مشتمل ہے۔انہیں عربی و فارسی اور تاجیک تینوں زبانوں پر مہارت حاصل تھی۔وہ ایک بہترین روحانی شاعر،مصنف اور غنائی شاعر تھے۔حافظ نے 791ھ میں شیراز کے مقام پر وفات پائی اور مصلی کے مقام پر دفن ہوئے،ان کا مزار ہر خاص وعام کی زیارت گاہ ہے۔

[28]۔سنجری،امیر حسن،فوائد الفواد(اردو ترجمہ)،ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور،سن اشاعت 2006ء،صفحہ 17

[29]۔ایضاً،صفحہ 38

[30]۔ایضاً،صفحہ 60

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءبدایونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اصل دانائی یہ ہے کہ دنیا کو ترک کیا جائے فرمایا: اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ میرے بعد میرے مال کا تیسرا حصہ ایسے مرد کو دینا جو سب سے عقلمند ہو تو اسے فیصلہ کسی طرح کرنا چاہیے۔ فرمایا کہ یہ مال ایسے شخص کو دنیا چاہیے جو تارک الدنیا ہو حاضرین میں سے ایک نے کہا کہ جب وہ تارک الدنیا ہو گا تو مال کیسے لے گا؟ فرمایا کہ بات تو خرچ کرنے کی ہے سو خرچ کرنا ایسا ہی ہے پھر فرمایا کہ دنیا سے مراد سونا چاندی اسباب وغیرہ نہیں بلکہ ایک بزرگ کے قول کے مطابق پیٹ میں درد ہے جو تھوڑا کھاتا ہے وہ بھی تارک الدنیا ہے اور جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے وہ تارک الدنیا نہیں۔[31]

ایک اور مقام پر ترک دنیا کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں غلو فرمایا کہ اگر کوئی شخص دن کو روزہ رکھے اور رات کو جاگتا رہے اور حاجی ہو تو بھی اصل اصول یہ ہے کہ دنیا کی راستی اس کے دل پر نہ ہو۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی دوستی کا دعویٰ کرے اور دنیاوی محبت اس کے دل میں ہو تو وہ شخص اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔[32]

خشم و شہوت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح بے موقع شہوت رانی کرنا حرام ہے اسی طرح بے موقع ناراض ہونا بھی حرام ہے، اسکے بعد فرمایا کہ اگر کوئی شخص دوسرے پر ناراض ہو اور وہ برداشت کر جائے تو نیکی اسے حاصل ہو گی جو برداشت کرتا ہے نہ کہ اس کو جو ناراض ہوتا ہے۔[33]

حضرت خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ جب آپ علیہ السلام نے لڑکے کو قتل کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طعن کیا کہ تو نے کیوں پاک نفس کو مار ڈالا؟ حضرت خضر علیہ السلام کو اس کے انجام کی خبر تھی اس کا جواب دیا۔ القصہ اس لڑکے کے باپ کے ہاں اس لڑکے کے قتل کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی جس سے سات صاحب ولایت پیدا ہوئے۔[34]

طعام میں خیانت

منگل کے روز حضرت قبلہ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس رونق افروز تھی، کثیر تعداد میں لوگ حاضر خدمت تھے، سائے میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے دھوپ میں بیٹھے تھے، دوسروں کو فرمایا کہ ذرا پاس ہو بیٹھو تاکہ وہ بھی سائے میں بیٹھیں کیونکہ دھوپ میں بیٹھے تو وہ ہیں اور جلتا میں ہوں، اس حال کی بابت حکایت بیان فرمائی کہ بدایوں میں ایک شیخ شاہی موئے تاب[35] نام کے بزرگ رہتے تھے، ایک مرتبہ یار انہیں سیر کے لیے باہر لے گئے اور کھیر پکائی جب کھانا سامنے رکھا گیا تو خواجہ شاہی موئے تاب نے کہا اس طعام میں خیانت ہوئی ہے شاید دو آدمیوں نے دودھ لانے سے پیشتر کچھ کھا پی لیا ہے جو درویشوں میں بڑی بھاری خطا بیان کی جاتی ہے جب خواجہ شاہی نے کہا کہ جس طعام سے پہلے کچھ کھایا گیا ہو وہ کیوں یاروں کے روبرو کھایا جائے، تو انہوں نے کہا کہ جوش کے سبب دیگ سے دودھ باہر ابل آیا تھا جو باہر نکلتا رہا ہم اسے پیتے رہے فرمایا خیر وہ پینا حرام تھا اسے گرنے دینا چاہیے تھا غرض کہ وہ عذر کسی طرح نہ سنا گیا، انہیں سزا دی گئی کہ تم دھوپ میں کھڑے رہو۔ دھوپ میں کھڑے کھڑے پسینا بہنا شروع ہوا پھر خواجہ شاہی

31۔ ایضاً، صفحہ 62

32۔ ایضاً، صفحہ 71

33۔ ایضاً، صفحہ 108

34۔ ایضاً، صفحہ 137

35۔ شیخ شاہی موئے تاب بدایوں کے رہنے والے تھے، آپ کی تاریخ پیدائش 502 ہے، جبکہ وصال 658 ہے ہجری سال کے اعتبار سے 156 سال عمر پائی، قاضی حمید الدین ناگوری آپ کو "شاہ روشن ضمیر" کہا کرتے تھے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

نے کہا حجام کو بلاؤ پوچھا کیا کروگے، فرمایا: جتنا خون میرے یاروں کے جسم سے نکلا اتنا میرے جسم سے نکال دے، خواجہ صاحب جب اس بات پر پہنچے تو فرمایا شاباش محبت اسی کا نام ہے اور انصاف اسے ہی کہتے ہیں۔[36]

خدمت اور رضا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس میں خدمت اور رضا کے بارے گفتگو فرما رہے تھے، فرمایا جو خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بن جاتا ہے خدمت کے بغیر کسی طرح مخدوم ہو سکتا ہے پھر فرمایا "مَنْ خَدَمَ خُدِمَ"[37] جس نے خدمت کی اس نے خدمت کرائی۔ پھر حسن معاملہ کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی ایک شخص نے دس طریقوں کو جن میں سے پانچ سر میں ہیں اور پانچ بدن میں ہیں نظم میں بیان کیے ہیں جس کا آخری شعر یہ ہے اور کیا ہی عمدہ ہے۔[38]

؎ وہ سخن در دو بیت آوردی کار کن کار کیں ہمہ سخن است[39]

تغیر مزاج

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ مزاج کے تغیر کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ بعض کا مزاج جلدی بگڑ جاتا ہے فرمایا جس کی طبع لطیف ہو، وہ جلدی برہم ہو جاتا ہے،[40] ان معنوں کے مناسب مولانا فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ[41] کی یہ رباعی پڑھی:

؎ آنم کہ بہ نیم ناخوش گردم وزنیمہ نیم ذرہ دل کش گردم از آب لطیف تر مزاجے دارم دریاب مرا وگرنہ آتش گردم

ترجمہ: میں آدھا ناراض ہوں، میرے دل کے آدھے ذرے کا وزن بھی آپ نہیں اٹھا سکو گے، کیونکہ مجھے اس وقت صاف پانی کی ضرورت ہے اگر مجھے نہ ملا تو مجھے آگ لگ جائے گی۔

تحمل

---

[36] ۔ فوائد الفواد (اردو ترجمہ)، صفحہ 77

[37] ۔ البانی، ناصر الدین، سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة، جلد 1، صفحہ 246

[38] ۔ فوائد الفواد (اردو ترجمہ)، صفحہ 82

[39] ۔ شہاب، قدرت اللہ، شہاب نامہ (دیوان قدرت اللہ شہاب)، ناشر الادب اکیڈمی، اردو بازار، لاہور، در بیان: وہ سخن در دو بیت آوردی

[40] ۔ فوائد الفواد (اردو ترجمہ)، صفحہ 96

[41] ۔ پورا نام علامہ فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسینی تھا، ایران میں پیدا ہوئے۔ جہاں آپ کے والد ضیاء الدین عمر خطیب تھے۔ اس لیے آپ ابن الخطیب بھی کہلاتے ہیں۔ شافعی اور اشعری عقیدہ رکھتے تھے، خوارزم میں معتزلہ عقائد کے خلاف تبلیغ کے لیے گئے لیکن وہاں سے بخارا اور سمرقند جانے پر مجبور ہوئے۔ 1190ء میں غزنی اور پنجاب کا دورہ کیا۔ پھر ہرات میں مستقل سکونت اختیار کی اور ایک مدرسے میں شیخ الاسلام کی حیثیت سے تدریس میں مصروف ہو گئے۔ سلطان علاء الدین محمد خوارزم شاہ آپ کا سرپرست تھا۔ حاسدوں نے آپ کو زہر دے دیا جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ آپ نے علوم دین فلسفیانہ پیرائے میں پیش کیے۔ ابن سینا اور فارابی کے معترف اور امام غزالی کے خلاف تھے۔ علم الکلام میں مشہور تصنیف اساس التقدیس ہے۔ دوسری متداول تصنیف کا نام مفاتیح الغیب ہے جو تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں الرازی ہال ان سے منسوب ہے۔

حضرت امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد کامل کی بارگاہ میں تحمل، تجربے اور لڑائی سے دور رہنے کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے تھے کہ دو چیزیں ہیں، ایک قلب دوسرے نفس، جب کوئی نفس سے پیش آئے تو اس سے قلب سے پیش آنا چاہیے، یعنی نفس میں دشمنی، غوغا اور فتنہ ہے اور قلب میں سکوت اور رضا اور نرمی، یعنی جب کوئی لڑے تو اس سے نرمی سے پیش آئے تاکہ نفس مغلوب ہو جائے لیکن اگر کوئی شخص نفس سے پیش آئے اور دوسرا بھی نفس سے پیش آئے تو پھر دشمنی کی کوئی حد نہیں رہتی۔[42] پھر تحمل اور حلم کی فضیلت میں یہ شعر پڑھا:

ز ہر بادے چو کاہے گر بلرزی اگر کوہی بکاہی ہم نیرزی

ترجمہ: ایک کنکر بھی نقصان پہنچانے کے لیے کافی ہوتا ہے، اگر پہاڑ گر جائے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

خراج و جزیہ

حضرت خواجہ امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ کو ہفتے کے روز اپنے مرشد کامل حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا، مجلس مبارک میں ان لوگوں کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی جو خراج، جزیہ اور قسطوں کے لینے میں خلقت سے زیادتی کرتے ہیں، فرمایا کہ لاہور کے علاقے میں ایک گاؤں میں کوئی درویش رہتا تھا اور کھیتی باڑی کرتا تھا اور اس سے اپنا گزارہ کیا کرتا تھا، کوئی آدمی اسے کوئی چیز نہ لیا کرتا تھا، ایک مرتبہ ایک کوتوال مقرر ہوا، اس نے درویش سے حصہ مانگا اور کہا کہ اتنے سالوں سے غلہ پیدا کر رہے ہو یا تو گزشتہ سالوں کا جزیہ دے یا کوئی کرامت دیکھا درویش نے کہا: کرامت کیا چیز ہوتی ہے؟ میں مسکین آدمی ہوں کوتوال نے کہا جب تک کوئی کرامت نہ دکھائے گا تجھے نہیں چھوڑوں گا، درویش گھبرایا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر کوتوال کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا کرامت دیکھنا چاہتا ہے؟ گاؤں کے پاس ندی تھی اس نے کہا کہ پانی پر چلو! درویش پانی پر پاؤں رکھ کر اس طرح گزر گیا جیسے کوئی خشکی پر چلتا ہے جب پار پہنچا تو کشتی طلب کی تاکہ واپس آئے اسے کہا گیا جس طرح گیا اسی طرح واپس آجا۔ کہا نہیں، نفس موٹا ہو جاتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ میں کچھ ہو گیا ہوں۔[43]

پیر کا مرید کو معاف کرنا

حضرت خواجہ امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا تو اس وقت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کسی کا بھیجا ہوا ایک عزیز آیا ہوا تھا، یہ معافی مانگنے کے لیے خواجہ صاحب نے کسی کی سفارش کے لیے فرمایا تھا، اور اس میں دیر ہو گئی تھی، جب اس آدمی نے بھیجنے والے کی زبانی معافی مانگی تو خواجہ صاحب نے معاف فرما دیا اور فرمایا کہ اگرچہ ناراض ہونے کا مقام ہے لیکن میں ناراض نہیں ہوتا بلکہ معاف کرتا ہوں۔

اس کے بعد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی پیر کا مرید بنتا ہے تو اس فعل کو تحکیم کہتے ہیں یعنی اپنے پیر کو اپنا حاکم کہتے ہیں پس جو کچھ پیر کہے اور مرید نہ سنے وہ تحکیم نہیں ہوتی، پھر فرمایا کہ ناراضگی کا موقع ہے، لیکن میں نے عرض کی کہ پیر اگرچہ بسبب اپنی عنایت کے مرید کی خطا معاف کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو اس بات کو پسند نہیں کرتا، وہ کسی طرح معاف کر سکتا ہے فرمایا پیر کا معاف کرنا حق تعالیٰ کے فرمان سے ہوتا ہے پھر فرمایا کہ جو کچھ پیر فرمائے مرید کو وہی کرنا چاہیے۔[44]

دھوپ میں بیٹھنے کی ممانعت

حضرت خواجہ امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں مرشد کامل حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس وقت حضرت خواجہ صاحب دھوپ سے چھاؤں میں آئے تھے زبان سے فرما رہے تھے کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ دھوپ میں نہ بیٹھا کرو کیونکہ اسے چہرے کی طراوت (تازگی) جاتی رہتی ہے۔[45]

---

[42] ۔ فوائد الفواد (اردو ترجمہ)، صفحہ 99

[43] ۔ ایضاً، صفحہ 107

[44] ۔ ایضاً، صفحہ 114

بوڑھوں کی تعظیم

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءبدایونی رحمۃ اللہ علیہ بوڑھوں کی تعظیم کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں جو چھوٹوں پر مہربانی نہیں کرتا اور بڑوں کا شکوہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔ پھر فرمایا کہ جب کبھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم راستے میں کسی بڑے بوڑھے کو دیکھ لیتے خواہ وہ یہودی ہوتا یا مسلمان اس کے سفید بالوں کی تعظیم کے سبب اس کے آگے نہ چلتے اور فرماتے کہ جس میں نور خدا (الیثب نوری) کا نشان ہو اس کے آگے آگے نہیں چلا جاسکتا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بوڑھے کی تعظیم واجب کی ہے جو مسلمانی کی حالت میں سفید بال والا ہو گیا اس واسطے کہ توریت میں فرمان ہوا کہ اے موسیٰ! بوڑھوں کی عزت کیا کرو اور جب وہ آئیں تو ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوا کرو اور جب دیکھو کہ جوان بوڑھوں کے آگے آگے چلتے ہیں یا ان سے پہلے پانی پیتے ہیں تو سمجھ لو کہ خلقت سے راحت دور ہو چکی ہے اس واسطے کہ جب یہ حالت ہوتی ہے تو اس شہر میں خیریت نہیں ہوتی۔[46]

حق ہمسائیگی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءبدایونی رحمۃ اللہ علیہ ہمسائیوں کے حقوق کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حق ہمسائیگی اس قدر بتایا کہ مجھے اس بات کا گمان ہوا کہ ہمسایہ کو مال وراثت سے شاید حصہ ملے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ جب تک ہمسایہ بے خوف نہ ہو تب تک ایمان درست نہیں ہوتا۔ پھر حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہمسایہ یہودی تھا جب اس سے پوچھا گیا کہ تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ تو اس نے کہا اگر مسلمانی وہ ہے جو بایزید کو حاصل ہے تو مجھ سے رہ نہیں سکتی اور اگر یہ ہے جو تمہیں حاصل ہے تو اس سے مجھے شرم آتی ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ جب ہمسایہ قرض مانگے تو اسے قرض دے اور اگر اسے کوئی ضرورت ہو تو پوری کرے اور جب بیمار ہو تو بیمار پرسی کرے اگر مصیبت میں گرفتار ہو تو اسے تسلی دے اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ ادا کرے اور اس کے ہمراہ جائے۔[47]

بیمار پرسی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءبدایونی رحمۃ اللہ علیہ بیمار پرسی کے متعلق گفتگو کر رہے تھے تو فرمایا: کہ بیمار پرسی کی شرط یہ ہے کہ جب کوئی بیمار ہو تو تین دن بعد اس کی بیمار پرسی کو جانا چاہیے جب اس کے پاس جائے تو اسے نصیحت کرنی چاہیے کہ جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا اسے بیماری لاحق نہیں ہوتی، یہ سعادت صرف اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جسے بیماری میں مبتلا کرتا ہے یہ بیماری گناہ کا کفارہ ہے۔ بعد ازاں فرمایا کہ میں نے صلوٰۃ مسعودی میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں اور ہر قدم کے بدلے ایک سال کی ایسی عبادت کا ثواب لکھا جائے جس میں دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرے۔ بعد ازاں فرمایا کہ میں نے شیخ الاسلام حضرت خواجہ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ مال زکوٰۃ دے کر جمع کرو اور بیماری صدقہ دے کر رد کرو کیونکہ صدقہ سے بہتر اور کوئی علاج نہیں۔ بعد ازاں خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جب بیمار کے پاس جائیں تو اسے صدقہ دینے کی ترغیب دیں اس واسطے کہ حضرت

45۔ ایضاً، صفحہ 124

46۔ امیر خسرو، راحتُ المحبّین (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2006ء، صفحہ 18

47۔ ایضاً، صفحہ 19

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ دینے سے صاحب صدقہ سے بلا ٹل جاتی ہے اور ثواب میں بھی کمی نہیں آتی۔ صدقہ دینے سے غضب الٰہی فرو ہو جاتا ہے اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اس کا عوض بھی اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے۔[48]

مومن کو ستانا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن کا دل ستانا گویا اللہ تعالیٰ کا ستانا ہے، پس اے درویش! مومن وہ شخص ہے کہ اگر وہ مشرق میں ہو اور مومن کے پاؤں میں مغرب کا کانٹا چبھے تو اس کے درد کو محسوس کرے۔

پھر فرمایا کہ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کے دل کو ستانا کیسا ہے؟ فرمایا کہ مومن کے دل کو ستانا گویا اللہ تعالیٰ کو ستانا ہے، ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، جناب رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا کہ مومن کو ستانا میرا ستانا ہے اور میرا ستانا اللہ تعالیٰ کا ستانا ہے اسی طرح اس شخص کے بارے میں حکم ہے جو کسی گھر کے تباہ کرنے کی کوشش کرے۔[49]

اذیت رسانی کی مذمت

بعد ازاں یہ حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ عمر برمکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز مکہ میں صفا و مروہ کے نزدیک ایک شخص کو اونٹ پر سوار دیکھا جس کے آگے پیچھے غلام تھے جو لوگوں کو دکھ دیتے تھے، مدت بعد جب میں بغداد آیا کہ ایک روز پل پر کھڑا تھا کہ ایک شخص کو سر اور پاؤں سے ننگا دیکھ کر جب غور سے نگاہ کی تو سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کون ہے اس نے کہا میاں! مجھے کیوں دیکھتے ہو؟ فرمایا تو مجھے ایسے شخص کا ہم شکل دکھائی دیتا ہے جسے میں نے مکہ میں اونٹ پر سوار دیکھا تھا اور اس کے آگے پیچھے اس کے غلاموں کو جو لوگوں کو دکھ دیتے تھے، دیکھا اس نے کہا میں وہی آدمی ہوں، میں نے پوچھا یہ کیا حالت ہوئی؟ کہا میں تو امید کرتا تھا کہ لوگ میری تواضع کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے خوار و بے عزت کیا۔

اس کے بعد فرمایا کہ میں نے تحفۃ العارفین میں لکھا دیکھا ہے کہ خوجہ بشر حافی لکھتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کسی اہل دنیا کو سلام کرتا ہے تو ایمان کا تیسرا حصہ کم ہو جاتا ہے پھر یہ حکایت بیان کی کہ میں نے "انیس الارواح" میں لکھا دیکھا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھے جو اہل دنیا کو یا مسلمانوں کے علاوہ کسی اور کو آگے بڑھ کے سلام کرے۔[50]

مصائب برداشت کرنا

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب درویش اپنا کام بدرجہ کمال پہنچا لیتا ہے تو جہاں کہیں مصیبتوں کا خزانہ ہوتا ہے اس کے نام پر نامزد کیا جاتا ہے تاکہ فقیر اس بات پر ثابت رہ سکے یعنی کہ آیا وہ مصیبتوں کو برداشت کر سکتا ہے یا نہیں، اگر کامل ہو گا تو سب برداشت کرے گا بلکہ اور مصیبتوں کی بھی خواہش کرے گا۔[51]

والدین کی بزرگی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ والدین کی بزرگی کے متعلق ارشاد فرمارہے تھے تو اس موقع پر فرمایا کہ والدین کی شفقت ورحمت اللہ تعالیٰ کی شفقت ورحمت ہے اور والدین کا قہر و غضب اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب ہے، جس فرزند سے والدین خوش نہیں اس سے اللہ تعالیٰ بھی خوش نہیں۔

---

[48]۔ ایضاً، صفحہ 22

[49]۔ امیر خسرو، اَفضلُ الفَوائِد (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2006ء، صفحہ 108

[50]۔ راحتُ المُحبّین، صفحہ 23

[51]۔ افضل الفوائد، صفحہ 107

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بے بسی کے وقت بارگاہ الٰہی میں والدین کو شفیع بنائیں تو وہ مہم سر انجام ہو جاتی ہے اور اس عاجزی و بے بسی سے نجات حاصل ہوتی ہے میں نے آثار اولیاء میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ قبرستان سے گزرا تو آہ و بکا کی آواز سن کر وہیں گھبرا گیا جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک مردے کو عذاب کر رہے ہیں اور وہ اماں اماں پکارتا ہے یہ دیکھ کر اس بزرگ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ اس مردے سے مٹی کا تودہ دور ہو جائے اور اسے دیکھ لوں کہ وہ کون ہے اس بزرگ نے دیکھا کہ سخت عذاب میں مبتلا ہے اور اماں اماں پکارتا ہے، اس بزرگ نے کہا ماں کو کیوں یاد کرتے ہو، حق تعالیٰ کو یاد کرو تاکہ تمہیں نجات حاصل ہو، کہا زندگی میں جب کبھی میں کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا تھا تو ماں ہی پکارتا تھا جس کے سبب اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جاتی سو اسی وقت اسے عذاب سے خلاصی دی۔

پھر خواجہ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ واقعی والدین کا نام لینا اور ان کی عزت کرنا نجات کا موجب ہے پس خوش بخت وہ فرزند ہے جو والدین کا حق بجالائے اور اس سے ذرہ بھر تجاوز نہ کرے کیونکہ بہشت والدین کے قدموں تلے ہے۔[52]

انصاف

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس میں مریدین و خلفاء کو انصاف کے متعلق آگاہ فرما رہے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ سلطان محمود کو نیند نہیں آتی تھی۔ آخر حکم دیا کہ دیکھو، دروازے پر کوئی حاجت مند تو نہیں کھڑا، نوکر کئی مرتبہ گئے لیکن کوئی نہ ملا، آخر خود اٹھ کر گیا جب پاس کی مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص کونے میں سر بسجود ہو کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہا ہے کہ محمود سے میرا انصاف لے، یہ سن کر اسے بغل میں لیا اور پوچھا میں نے تجھ سے کون سی بے انصافی کی ہے تو تو میرے پاس کبھی نہیں آیا اور نہ مجھے خبر کی ہے؟ کہا تیرے شہر میں ایک آدمی ہے اور میری عورت سے بدفعلی کرتا ہے، مجھ میں اس قدر قدرت نہیں کہ اس کا مقابلہ کروں اگر انصاف نہ کرے گا تو قیامت کے دن تیرا دامن گیر ہوں گا۔ سلطان محمود نے اس سے معافی مانگی اور کہا کہ اب کی مرتبہ جب وہ آئے تو مجھے اطلاع کرنا تاکہ میں تیرا انصاف کروں۔

الغرض اس کے تیسرے دن بعد جب وہ مرد اس کے گھر آیا تو اس نے سلطان محمود کو اطلاع دی، سلطان محمود تلوار سونت کے گھر پہنچا اور کہا کہ چراغ گل کر دو پھر اندھا چار کر اس مفسد کا سر قلم کیا پھر کہا کہ چراغ روشن کرو۔ سلطان محمود نے اس کو دیکھ کر الحمد للہ کہا اور پھر کچھ کھانا مانگا، وہ مرد روٹی کے ٹکڑے لے آیا۔ محمود نے کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جب جانے لگا تو اس مرد نے کہا کہ مجھے اس حال سے آگاہ کرو، کہا جس وقت میں نے چراغ بجھانے کے لیے کہا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ شاید میرا کوئی قریبی یا رشتہ دار ہی ہو جس کو قتل نہ کر سکوں اور اس کے سبب انصاف نہ کر سکوں اور جب میں نے چراغ روشن کروایا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ دیکھوں کوئی آشنا تو نہیں۔

سو الحمد للہ! کہ میرے خاندان سے نہیں تھا بلکہ ہمارے شہر کا بھی نہ تھا اور کھانا مانگنے کی وجہ یہ تھی کہ جس روز میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا، ٹھان لی تھی کہ جب تک اس کا انصاف نہ کر لوں گا کھانا نہیں کھاؤں اور جبکہ میں انصاف کر لیا، بھوک نے غلبہ کیا۔[53]

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے معاملات کا بیان

کم کھانے میں حکمت

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بات کم کھانے اور رات کو جاگنے سے حاصل ہوتی ہے میں پوچھا کہ کس قدر کھانا چاہیے۔ فرمایا کہ ایک حدیث میں آیا ہے "ینبغی االسالک تقلیل الطعام" یعنی سالک کو اعتدال سے کھانا کھانا چاہیے۔ اگر دو روٹیوں کی بھوک ہو۔ تو ایک کھائے اور اس قدر نہ کھائے کہ سستی پیدا ہو۔ پھر فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے "ان الحکمۃلفی قلب الجائع ولوکان کافراً لاسیما اھل الایمان" یعنی بے شک حکمت بھوکے کے دل میں ہوتی ہے، خواہ وہ کافر ہی ہو، خاص کر اہل ایمان میں زیادہ ہوتی ہے۔[54]

---

[52]۔ ایضاً، صفحہ 148

[53]۔ ایضاً، صفحہ 152

[54]۔ محب اللہ، مفتاح العاشقین (اردو ترجمہ)، ناشر شبیر برادرز اردو بازار لاہور، سن اشاعت 2006ء، صفحہ 11

حاجت روائی نماز سے افضل ہے

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے جناب رسول مقبول ﷺ سے سوال کیا، کہ خدا کی راہ میں روٹی دینا بہتر ہے یا سو رکعت نماز ادا کرنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا روٹی دینا بہتر ہے، پھر پوچھا کہ مسلمانوں کی حاجت کا پورا کرنا بہتر ہے یا سو رکعت نماز ادا کرنی؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی حاجت کا پورا کرنا بہتر ہے۔

پھر فرمایا کہ کوئی چیز افضل اور بڑھ کر اس سے نہیں کہ کسی کے دل کو راحت پہنچائی جائے، یہ سب عبادتوں سے افضل ہے۔[55]

نتائج بحث

منتخب خواجگانِ چشت رحمۃ اللہ علیہم کے ملفوظات میں زندگی گزارنے کے اصولوں پر بحث کی گئی ہے۔ یہ ملفوظات انسان کی عملی و فکری زندگی کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان ملفوظات میں گرہستی سے لے کر عمومی معاشرتی رویوں تک کے متعلق ابحاث پیش کی گئی ہے۔ ان ملفوظات کو قرآن و سنت رسول اللہ ﷺ، اقوالِ صلحاء، حکایاتِ سابقہ، نصیحت آموز قصص اور حکیمانہ اسلوب کے ساتھ مزین کیا گیا ہے جن کو پڑھ کر بندہ اپنے کردار اس سانچے میں ڈھال سکتا ہے جس کا تقاضا کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کرتے ہیں۔ ان ملفوظات میں بیان کردہ مباحثِ معاملات پر عمل کر کے فرد بہتر طرزِ معاشرت اختیار کر سکتا ہے۔ ان ملفوظات میں بیان کردہ معاملات کی مباحث قابلِ عمل ہیں۔

[55] ۔ ایضاً، صفحہ 45